رام بابو سکسینہ کے الفاظ میں ——— " مرزا کی شاعری میں جو مایوسی اور درد کی تاریکی ہے اس کو ان کی طبعی ظرافت اور شوخی اکثر دور کر دیتی ہے ۔ اگر اشعار میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ حزن ویاس کے ابر میں ظرافت کی دھوپ نکلی ہوئی ہے ۔ ان کی ظرافت کی لطافت اور شوخی کلام کی نزاکت کو ہم بے تکلف ایک نازک پھول کے ساتھ تشبیہ دے سکتے ہیں ۔ مگر ان کی ظرافت کبھی حد اعتدال سے بڑھ کر پھکڑ نہیں ہو جاتی اور متین سے متین آدمی اس سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں [1] " ——— خود غالب بھی تو کہتے ہیں :-

سوزش باطن کے ہیں احباب منکر ورنہ یاں

دل محیط گریہ و لب آشنائے خندہ ہے

ویسے غالب کے کلام کی یہ ظریفانہ کیفیت ان کی ذہنی وسعت کی بھی غماز ہے ۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی حیات کے عقدوں کو حل کرنے میں پوری طرح منہمک ہو تو اس کے سراپا پر سنجیدگی کا یکسر تسلط ہوتا ہے اور اس کے جذبات ——— غم نفرت یا انتقام برانگیختہ ہو کر اسے زندگی کے ڈرامے کا ایک جزو بننے اور بڑی مستعدی سے اس کے طوفانوں سے نبرد آزما ہونے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ مگر جب وہ ایسی بلندی پر پہنچ جائے کہ انسانی جذبات کے طوفانی بہاؤ کو تماشائی کی حیثیت سے دیکھنے لگے تو لامحالہ زندگی کی

---

۱ ۔ تاریخ ادب اردو ——— رام بابو سکسینہ ص ۳۳۸ ترجمہ عسکری